ایک حدیث میں آپ نے فرمایا:

«اِقْرَأُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيعًا لأَصْحَابِهِ»(صحيح مسلم، صلاة المسافرين، باب فضل قراءة القرآن وسورة البقرة، ح: ٨٠٤)

"قرآن مجید پڑھا کرو کیونکہ یہ قرآن صاحب قرآن کے لیے قیامت کے روز سفارشی بن کر آئے گا۔"

«اَلصِّيَامُ وَالْقُرْآنُ يَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، يَقُولُ الصِّيَامُ: أَيْ رَبِّ! مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ وَالشَّهْوَةَ فَشَفِّعْنِي فِيهِ، وَيَقُولُ الْقُرْآنُ: مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِاللَّيْلِ فَشَفِّعْنِي فِيهِ، قَالَ فَيُشَفَّعَانِ»(مسند أحمد بتحقيق الشيخ أحمد شاكر: ١١٨/١٠، ح: ٦٦٢٦ والمستدرك للحاكم: ٥٥٤/١)

"روزہ اور قرآن بندے کے حق میں سفارش کریں گے۔ روزہ کہے گا یااللہ! میں نے اسے (دن کے وقت) کھانے پینے اور شہوات سے روکے رکھا اس کے حق میں میری سفارش قبول فرما۔ اور قرآن کہے گا یااللہ میں نے اسے رات کو نیند سے روکے رکھا اس کے حق میں میری سفارش قبول فرما چنانچہ دونوں کی سفارش قبول ہوگی۔"

آخر میں آپ نے فرمایا کہ ہر شخص محنت و کوشش کر رہا ہے۔ اور اپنے نفس کا سودا کر رہا ہے کوئی نیکی کر کے اسے آزاد کر رہا ہے اور کوئی گناہ کر کے اسے ہلاک کر رہا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ہر انسان کسی نہ کسی کوشش میں مصروف ہے اگر وہ اللہ تعالیٰ کا مطیع اور فرمانبردار ہے تو اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی ناراضی اور اس کے عذاب سے بچالیتا ہے اور اگر اس کا نافرمان ہے تو اپنے آپ کو ہلاکت' تباہی اور بربادی کے گڑھے میں دھکیل رہا ہے۔

۲۴۔ حرمت ظلم اور حقیقت توحید

عَنْ أَبِي ذَرٍّ الغِفَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيمَا يَرْوِيهِ عَنْ رَبِّهِ عَزَّوَجَلَّ، أَنَّهُ قَالَ: «يَاعِبَادِي! إِنِّي حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلَى نَفْسِي، وَجَعَلْتُهُ بَيْنَكُمْ مُّحَرَّمًا،

فَلاَ تَظَالَمُوا، يَاعِبَادِي! كُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلاَّ مَنْ هَدَيْتُهُ، فَاسْتَهْدُونِي أَهْدِكُمْ، يَاعِبَادِي! كُلُّكُمْ جَائِعٌ إِلاَّ مَنْ أَطْعَمْتُهُ، فَاسْتَطْعِمُونِي أُطْعِمْكُمْ، يَاعِبَادِي! كُلُّكُمْ عَارٍ إِلاَّ مَنْ كَسَوْتُهُ، فَاسْتَكْسُونِي أَكْسُكُمْ، يَاعِبَادِي! إِنَّكُمْ تُخْطِئُونَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، وَأَنَا أَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا، فَاسْتَغْفِرُونِي أَغْفِرْلَكُمْ، يَاعِبَادِي! إِنَّكُم لَنْ تَبْلُغُوا ضَرِّي فَتَضُرُّونِي، وَلَنْ تَبْلُغُوا نَفْعِي فَتَنْفَعُونِي، يَاعِبَادِي! لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ، وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ، كَانُوا عَلٰى أَتْقٰى قَلْبِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ مِّنْكُمْ، مَا زَادَ ذٰلِكَ فِي مُلْكِي شَيْئًا، يَاعِبَادِي! لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ، وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوا عَلٰى أَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ مِّنْكُمْ، مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُّلْكِي شَيْئًا، يَاعِبَادِيْ! لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ، وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ، قَامُوا فِي صَعِيدٍ وَّاحِدٍ فَسَأَلُونِي، فَأَعْطَيْتُ كُلَّ إِنْسَانٍ مَّسْأَلَتَهُ، مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِمَّا عِنْدِي إِلاَّ كَمَا يَنْقُصُ الْمِخْيَطُ إِذَا أُدْخِلَ الْبَحْرَ، يَاعِبَادِي! إِنَّمَا هِيَ أَعْمَالُكُمْ أُحْصِيهَا لَكُمْ، ثُمَّ أُوَفِّيكُمْ إِيَّاهَا، فَمَنْ وَّجَدَ خَيْرًا فَلْيَحْمَدِ اللهَ، وَمَنْ وَّجَدَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَلاَ يَلُومَنَّ إِلاَّ نَفْسَهُ» (رواه مسلم)

سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے حدیث قدسی روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''میرے بندو! میں نے اپنے اوپر حرام کر رکھا ہے کہ کسی پر ظلم کروں اور میں نے اسے تمہارے درمیان بھی حرام کر دیا ہے لہٰذا تم ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو۔ میرے بندو! تم سب گمراہ ہو

سوائے اس کے جسے میں ہدایت دوں پس تم مجھ سے ہدایت طلب کرو میں تمہیں ضرور ہدایت دوں گا۔ میرے بندو! تم میں سے ہر ایک بھوکا ہے سوائے اس کے جسے میں کھانا دوں تم مجھ سے کھانا مانگو میں تمہیں ضرور کھانا دوں گا۔ میرے بندو! تم میں سے ہر ایک ننگا ہے سوائے اس کے جسے میں لباس پہناؤں تم مجھ سے لباس طلب کرو میں تمہیں لباس دوں گا۔ میرے بندو! تم دن رات گناہ کرتے ہو میں تمام گناہ معاف کرنے والا ہوں تم مجھ سے مغفرت طلب کرو میں تمہیں بخش دوں گا۔ میرے بندو! تم مجھے کچھ نقصان پہنچا سکتے ہو نہ فائدہ۔ میرے بندو! تم میں سے اگلے پچھلے انسان اور جن' سب کے سب نیک ترین بن جائیں تو اس سے میری حکومت میں بالکل اضافہ نہ ہو گا۔ میرے بندو! اگر تم میں سے اگلے پچھلے انسان اور جن' بد ترین بن جائیں تو اس سے میری حکومت میں کوئی کمی نہیں آئے گی۔ میرے بندو! اگر تمہارے اگلے پچھلے انسان اور جن' تمام کے تمام کھلے میدان میں کھڑے ہو کر مجھ سے مانگیں اور میں ہر ایک کو اس کے مانگنے کے مطابق دیتا جاؤں تو اس سے میرے خزانوں میں بس اتنی سی کمی آتی ہے جتنی سمندر میں سوئی ڈبو کر نکالنے سے سمندر میں کمی آتی ہے۔ میرے بندو! میں تمہارے اعمال کو محفوظ کر رہا ہوں تمہیں ان کی پوری پوری جزا دوں گا پس جو شخص اچھا نتیجہ پائے وہ اللہ تعالیٰ کی حمد کرے اور جسے اچھا نتیجہ نہ ملے تو وہ صرف اپنے آپ ہی کو ملامت کرے۔

تخریج: صحیح مسلم، البر والصلة والأدب، باب تحريم الظلم، ح: ۲۵۷۷.

شرح الالفاظ: [حَرَّمْتُ الظُّلْمَ] میں نے ظلم حرام کر رکھا ہے۔ لغوی طور پر کسی چیز کو اس کے اصل مقام پر نہ رکھنا' ظلم کہلاتا ہے۔ اس ظلم سے مراد حد سے تجاوز اور لوگوں کے

بارے میں ناجائز تصرف ہے اور یہ کلام' اللہ تعالیٰ کے بارے میں ناممکن ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ظلم کو حرام قرار دینے کا مطلب ہے کہ یہ اللہ کے قانون عدل کے خلاف ہے۔ [ضَال] گمراہ یعنی رسولوں کی آمد سے قبل دین سے لاعلم اور ناواقف۔ [اِلاَّ مَنْ هَدَيْتُهُ] سوائے ان لوگوں کے جنہیں میں انبیاء و رسل کی لائی ہوئی شریعت پر ایمان لانے کی توفیق اور حق کے بارے میں غور کرنے کی راہ دکھاؤں۔ [فَاسْتَهْدُوْنِيْ] مجھ سے ہدایت طلب کرو یعنی مجھ سے حق کے راستہ کی راہنمائی طلب کرو۔ [فِيْ صَعِيْدٍ] کھلے میدان میں۔ [المِخْيَط] سوئی۔ [أُوَفِّيْكُمْ إِيَّاهَا] آخرت میں ان کی پوری پوری جزا دوں گا۔

تشریح : حدیث قدسی: "اہل علم کی اصطلاح میں حدیث قدسی وہ ہے جس میں رسول اللہ ﷺ کسی بات کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کرتے ہوئے روایت کریں۔ ایسی حدیث کے معنی و مفہوم بقول بعض اللہ تعالیٰ کے ہوتے ہیں اور روایت رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں۔

قرآن کریم اور حدیث قدسی میں متعدد وجوہ سے فرق ہے۔

قرآن مجید	حدیث قدسی
① قرآن مجید حضرت جبریل کے توسط ہی سے آنحضرت ﷺ پر نازل ہوا۔	حدیث قدسی کبھی بذریعہ الہام یا خواب بھی آپ تک پہنچتی رہی۔
② قرآن کریم کے لئے بنقل متواتر منقول ہونا شرط ہے۔	حدیث قدسی کے لئے بنقل متواتر منقول ہونا شرط نہیں۔
③ قرآن کریم میں تحدی اور چیلنج پایا جاتا ہے۔	حدیث قدسی میں تحدی اور چیلنج نہیں پایا جاتا۔
④ قرآن کی نماز میں تلاوت کی جاتی ہے۔	حدیث قدسی کی نماز میں تلاوت نہیں کی
⑤ قرآن کریم کے ایک جملہ کو آیت اور مجموعہ آیات کو سورت کہا جاتا ہے۔	حدیث قدسی کے کسی جملے کو آیت یا جملوں کو سورت نہیں کہا جاتا۔
⑥ قرآن کریم کی تلاوت کرنے پر ایک ایک حرف کے بدلے دس نیکیاں ملتی ہیں۔	یہ ثواب حدیث قدسی کی تلاوت و قراءت پر نہیں۔

کتب احادیث میں احادیث قدسیہ کی کافی تعداد موجود ہے۔
محدثین نے احادیث قدسیہ کو مستقل کتابوں اور مجموعوں میں بھی جمع کیا ہے ان میں سے ایک مشہور کتاب علامہ عبدالرؤف المناوی کی ہے۔ اس کا نام "الاتحافات السنیة فی الاحادیث القدسیة" ہے اس میں (۱۵۶) احادیث ہیں۔
اس حدیث میں اللہ تعالیٰ نے بندوں کو خطاب کرتے ہوئے مختلف باتوں کی تلقین فرمائی۔

(۱) حرمت ظلم

اللہ تعالیٰ بڑا مہربان اور رحیم ہے۔ اس نے رحم کرنا اپنے اوپر فرض کر لیا ہے۔ قرآن کریم میں اس کا کئی دفعہ ذکر ہوا ہے۔ چنانچہ فرمایا:

﴿ كَتَبَ عَلَىٰ نَفْسِهِ ٱلرَّحْمَةَ ﴾ (الأنعام٦/ ١٢)
"اس (اللہ تعالیٰ) نے رحم کرنا اپنے اوپر فرض کیا ہے۔"

﴿ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلَىٰ نَفْسِهِ ٱلرَّحْمَةَ ﴾ (الأنعام٦/ ٥٤)
"تمہارے رب نے رحم کرنا اپنے اوپر فرض کیا ہے۔"

﴿ وَرَبُّكَ ٱلْغَنِيُّ ذُو ٱلرَّحْمَةِ ﴾ (الأنعام٦/ ١٣٣)
"اور تمہارا رب لوگوں سے مستغنی اور رحمت والا ہے۔"

﴿ فَإِن كَذَّبُوكَ فَقُل رَّبُّكُمْ ذُو رَحْمَةٍ وَاسِعَةٍ ﴾ (الأنعام٦/ ١٤٧)
"اگر یہ لوگ آپ کی تکذیب کرتے ہیں تو آپ کہہ دیجئے کہ تمہارا رب وسیع رحمت والا ہے۔"

اللہ تعالیٰ چونکہ ازحد مہربان، رحیم و شفیق ہے اس لیے وہ کسی پر ظلم و زیادتی نہیں کرتا۔

﴿ وَوُضِعَ ٱلْكِتَـٰبُ فَتَرَى ٱلْمُجْرِمِينَ مُشْفِقِينَ مِمَّا فِيهِ وَيَقُولُونَ يَـٰوَيْلَتَنَا مَالِ هَـٰذَا ٱلْكِتَـٰبِ لَا يُغَادِرُ صَغِيرَةً وَلَا كَبِيرَةً إِلَّآ أَحْصَىٰهَا ۚ وَوَجَدُوا۟ مَا عَمِلُوا۟ حَاضِرًا ۗ وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ أَحَدًا ﴿٤٩﴾ ﴾ (الكهف١٨/ ٤٩)

"قیامت کے دن ہر شخص کا نامۂ اعمال اس کے سامنے رکھ دیا جائے گا مجرمین اس میں درج اعمال سے خوف کھائیں گے اور کہیں گے ہائے افسوس! اس کتاب کو کیا ہے؟ (یہ کیسی کتاب ہے؟) کہ اس نے کوئی عمل بھی نہیں چھوڑا سب اس میں درج ہے۔

یہ لوگ جو کچھ دنیا میں کر چکے وہ سب وہاں موجود پائیں گے اور تمہارا رب کسی پر ظلم نہ کرے گا۔"

﴿ فَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُۥ ﴿٧﴾ وَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُۥ ﴿٨﴾ ﴾ (الزلزال۹۹/ ۷۔۸)

"جو شخص ایک ذرہ برابر نیکی کرے گا اسے دیکھ لے گا اور جس نے ایک ذرہ برابر برائی کی وہ بھی اسے دیکھ لے گا۔"

﴿ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ۖ وَإِن تَكُ حَسَنَةً يُضَٰعِفْهَا وَيُؤْتِ مِن لَّدُنْهُ أَجْرًا عَظِيمًا ﴿٤٠﴾ ﴾ (النساء٤/ ٤٠)

"بے شک اللہ تعالیٰ کسی پر ذرہ برابر بھی ظلم نہیں کرے گا اگر کسی کی ایک نیکی بھی ہوئی تو اللہ تعالیٰ اسے بڑھادے گا اور اپنی طرف سے اجر عظیم عطا کرے گا۔"

﴿ ذَٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيكُمْ وَأَنَّ ٱللَّهَ لَيْسَ بِظَلَّٰمٍ لِّلْعَبِيدِ ﴿١٨٢﴾ ﴾

(آل عمران۳/ ۱۸۲)

"یہ سب تمہارے اعمال کے سبب ہے اور اللہ تعالیٰ بندوں پر زیادتی نہیں کرتا۔"

﴿ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يَظْلِمُ ٱلنَّاسَ شَيْـًٔا وَلَٰكِنَّ ٱلنَّاسَ أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ﴿٤٤﴾ ﴾

(یونس۱۰/ ٤٤)

"بے شک اللہ تعالیٰ لوگوں پر بالکل ظلم نہیں کرتا لیکن یہ لوگ خود اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں۔"

﴿ وَلَا يُظْلَمُونَ فَتِيلًا ﴿٤٩﴾ ﴾ (النساء٤/ ٤٩)

"اور ان پر بالکل ظلم نہ کیا جائے گا۔"

﴿ وَلَا يُظْلَمُونَ نَقِيرًا ﴿١٢٤﴾ ﴾ (النساء٤/ ١٢٤)

"اور ان پر معمولی سا بھی ظلم نہیں کیا جائے گا۔"

ان تمام آیات سے بخوبی واضح ہوا کہ اللہ تعالیٰ ظلم نہیں فرماتا۔ اسی لئے اس نے حکم دیا ہے کہ تم آپس میں بھی ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو دنیا میں کسی کا کسی پر ظلم کرنا قیامت

کے روز اندھیروں کا سبب ہو گا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«اَلظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ» (صحيح البخاري، المظالم، باب الظلم ظلمات يوم القيامة، ح:٢٤٤٧ وصحيح مسلم، البر والصلة، باب تحريم الظلم، ح:٢٥٧٩)

"دنیا میں کیا ہوا ظلم قیامت کو ظلمات (اندھیروں) کا سبب ہے۔"

جو شخص دنیا میں کسی پر ظلم کرتا ہے قیامت کے دن ظالم کی نیکیاں لے کر مظلوم کو دی جائیں گی اگر اس کی نیکیاں ختم ہو گئیں تو مظلوم کے گناہ اس ظالم پر ڈال دیئے جائیں گے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس نے کسی پر ظلم کیا ہو تو آج معاف کرا لے قیامت کے دن کسی کے پاس درہم ہوں گے نہ دینار۔ اگر ظالم کے نامہ اعمال میں نیک اعمال ہوئے تو اس کے ظلم کے برابر وہ لیے جائیں گے اگر اس کے پاس نیکیاں نہ ہوئیں تو مظلوم کے گناہ اس کے ذمہ ڈال دیئے جائیں گے۔" (صحیح بخاری' المظالم' باب من كانت له مظلمة عندالرجل فحللهاله.....' ح:٢٤٤٩)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: "کیا تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہے؟" صحابہ نے کہا: ہم میں مفلس وہ ہے جس کے پاس درہم و دینار نہ ہوں۔ آپ نے فرمایا: میری امت کا مفلس وہ ہے جو دنیا میں نماز' روزہ اور زکوٰۃ وغیرہ جیسی نیکیاں کر کے قیامت کے دن آئے گا تو ان اعمال کے ساتھ ساتھ اس نے لوگوں پر زیادتیاں بھی کی ہوں گی کسی کو گالی دی ہو گی' کسی پر الزام لگایا ہو گا' کسی کا مال کھایا ہو گا' کسی کا ناحق خون بہایا ہو گا اور کسی کو مارا ہو گا' تو ان تمام مظلوموں کو باری باری اس کی نیکیاں ظلم کے بدلے دی جائیں گی۔ اگر حقوق پورے ہونے سے پہلے اس کی حسنات ختم ہو گئیں تو مظلوموں کے گناہ اس کے ذمے ڈال دیئے جائیں گے اور پھر یہ ان تمام گناہوں کے سبب جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

(صحیح مسلم' البر والصلة باب تحريم الظلم' ح:٢٥٨١)

(۲) ہدایت

اس حدیث میں دوسری بات یہ بیان فرمائی گئی کہ میرے بندو! تم سب گمراہ ہو صرف وہ لوگ ہدایت پر ہیں جنہیں میں ہدایت دوں' پس تم مجھ سے ہدایت طلب کیا کرو' میں تمہیں ہدایت دوں گا۔ گویا ہدایت و راہنمائی کا مالک و مختار بھی اللہ

ہے اسی سے ہدایت طلب کرنی چاہیئے۔ اسی لیے بندوں کو نماز کی ہر رکعت میں یہ دعا کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔

﴿ ٱهۡدِنَا ٱلصِّرَٰطَ ٱلۡمُسۡتَقِيمَ ﴿٦﴾ ﴾ (الفاتحة ١/ ٦)

"یا اللہ! ہمیں صراطِ مستقیم کی راہنمائی فرما۔"

انبیاء علیہم السلام کو بھی اللہ تعالیٰ ہی ہدایت سے سرفراز فرماتا ہے۔ قرآن مجید میں حضرت ابراہیم، اسحاق، یعقوب، نوح، داود، سلیمان، ایوب، یوسف، موسیٰ، ہارون، زکریا، یحییٰ عیسیٰ، الیاس، الیسع، اور لوط علیہم السلام کے اسمائے گرامی ذکر کر کے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَٱجۡتَبَيۡنَٰهُمۡ وَهَدَيۡنَٰهُمۡ إِلَىٰ صِرَٰطٖ مُّسۡتَقِيمٖ ﴿٨٧﴾ ﴾ (الأنعام ٦/ ٨٧)

"ہم نے ان سب کو چنا اور صراط مستقیم کی راہنمائی کی۔"

ہدایت اسی کو مل سکتی ہے جسے اللہ تعالیٰ ہدایت دے۔

﴿ وَمَن يَهۡدِ ٱللَّهُ فَهُوَ ٱلۡمُهۡتَدِۖ وَمَن يُضۡلِلۡ فَلَن تَجِدَ لَهُمۡ أَوۡلِيَآءَ مِن دُونِهِۦۖ ﴾
(الاسراء ١٧/ ٩٧)

"ہدایت یافتہ وہی ہے جسے اللہ تعالیٰ ہدایت دے اور وہ جسے گمراہ کرے تم اس کے لیے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی دوست اور مددگار نہ پاؤ گے۔"

﴿ إِنَّكَ لَا تَهۡدِي مَنۡ أَحۡبَبۡتَ وَلَٰكِنَّ ٱللَّهَ يَهۡدِي مَن يَشَآءُۚ وَهُوَ أَعۡلَمُ بِٱلۡمُهۡتَدِينَ ﴿٥٦﴾ ﴾ (القصص ٢٨/ ٥٦)

"آپ جسے چاہیں ہدایت نہیں دے سکتے اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے ہدایت کی توفیق دیتا ہے اور وہی ہدایت والوں کو بہتر جانتا ہے۔"

جسے اللہ تعالیٰ ہدایت کی توفیق دے اسے چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا رہے۔

﴿ ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ ٱلَّذِي هَدَىٰنَا لِهَٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهۡتَدِيَ لَوۡلَآ أَنۡ هَدَىٰنَا ٱللَّهُۖ ﴾
(الأعراف ٧/ ٤٣)

"تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے ہمیں اس (اسلام) کی ہدایت دی۔ وہ اگر ہدایت نہ دیتا تو ہم ہدایت پر نہیں آ سکتے تھے۔"